کی درخواست پر بند کیا گیا۔ حضرت امیر المومنین نے حضرت مہتمم مدظلہ' کے پاس قندہار سے ایک خصوصی وفد بھیجا۔اور انکے ہاتھ ایک اہم پیغام پہنچایا گیا۔ حضرت مہتمم مدظلہ' نے اساتذہ کے مشورے کے بعد افغانی طلباء کو تحریک طالبان کی ہر ممکن امداد کیلئے افغانستان جانے کی اجازت دے دی۔ دراصل ان دنوں طالبان کی بہادر افواج نے عالمی استعمار کے ایجنٹ شمالی اتحاد پر طوفانی یلغار کی ہوئی ہے۔ تاکہ اس شجر خبیثہ کا قلع قمع ہو سکے۔اس سے قبل بھی دارالعلوم حقانیہ کئی بار تحریک طالبان کی درخواست پر اپنے اسباق اور نظام اوقات کی قربانی دے چکا ہے۔اسی کے ساتھ حضرت مہتمم مدظلہ نے صوبہ سرحد کے دیگر مدارس کے مہتممین حضرات سے تعطیلات کرانے کی درخواست کی۔اور الحمدللہ تمام مدارس نے مکمل یک جہتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے مدارس بند کردیئے۔ لیکن اس کے بعد عالمی پریس اور دشمن دین عناصر نے دارالعلوم حقانیہ اور دیگر مدارس کے خلاف ایک طوفانِ بد تمیزی برپا کردیا۔ کہ یہ طلباء کیوں افغانستان گئے ہیں اس سلسلے میں ریڈیو ایران نے تین دن مسلسل دارالعلوم اور حضرت مہتمم مدظلہ کے خلاف ہرزہ سرائی کی۔اسی طرح ایوان بالا سینٹ میں دین اور وطن دشمن جماعت اے این پی اور دیگر لادین ممبران نے حکومت سے شدید احتجاج کیا۔اور پیپلزپارٹی کی مذہب بیزار اور مغربی تہذیب کی دلدادہ اور ترجمان چیئرپرسن بے نظیر بھٹو نے بھی دینی مدارس اور مذہبی لیڈروں کے خلاف امریکہ میں بیٹھ کر اخباری کالم لکھا۔اس کے علاوہ دیگر ذرائع نے بھی اس اقدام کی مخالفت کی لیکن الحمدللہ دارالعلوم حقانیہ اور جمعیت علماء اسلام کی طالبان سے وابستگی اور نصرت کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہمیں اس پر فخر ہے کہ ہم نے سپرپاور سوویت یونین کو پاش پاش کیا ہے۔اور دنیا میں پہلی مکمل اسلامی حکومت قائم کرنے کی داغ بیل ڈالی ہے۔اور دنیا بھر میں امریکی دہشت گرد کی چودھراہٹ کو للکارا ہے۔اور مسلمانوں کے عظیم ہیرو اسامہ بن لادن کی اسوقت سے حمایت اور ساتھ دیا ہے جس وقت اسامہ بن لادن ایک عام عرب مجاہد تھے۔ الحمدللہ ہمیں فخر ہے کہ دارالعلوم حقانیہ نے علم و آگاہی کی ترویج کے ساتھ ساتھ سیف وسنان کا محاذ بھی سنبھالا ہے۔ان قوتوں کو اس لئے مروڑ اٹھ رہا ہے کہ اب ان دینی جماعتوں اور مدارس کا بڑھتا ہوا اثر انکے مفادات اور اقتدار کے لئے ایک اژدہا بن گیا ہے۔ان

شاء اللہ افغانستان میں جلد ہی مکمل اسلامی حکومت کا نفاذ ہونے والا ہے اور ساتھ ہی ساتھ پڑوسی ملک پاکستان میں بھی اس کے اثرات سے ایک پر امن اور اسلامی انقلاب جنم لینے والا ہے۔

شب گریزاں ہو گی آخر جلوہ خورشید سے یہ چمن معمور ہو گا نغمہ توحید سے

دار العلوم کے ناظم دفتر جناب محمد ابراہیمؒ کا انتقال

ابھی سابق ناظم مولانا گل رحمانؒ کی جدائی کے غم کی کسک باقی تھی کہ گردش دوراں نے گلشن دار العلوم کو ایک بار پھر خزاں آلودہ کر دیا۔ دار العلوم کے ناظم دفتر جناب محمد ابراہیمؒ صاحب کے اچانک حرکتِ قلب بند ہو جانے کی وجہ سے' انتقال نے ہر شخص کو غمزدہ کر دیا۔ مرحوم ایک عرصہ سے دار العلوم کے دفتر کے ساتھ وابستہ تھے اور مرحوم ناظم مولانا گل رحمانؒ کے معاون کے طور پر بھی کام کرتے تھے۔ پھر جب ناظم صاحب فالج کی وجہ سے گھر چلے گئے تو ان کی جگہ آپ کا تقرر ہوا۔ آپ انتہائی امانت دیانت اور ایمانداری کیساتھ حساب وکتاب اور آمد و خرچ کے متعلق مختلف رجسٹروں میں اندراجات کرتے۔ اپنی مہارت کی وجہ سے انتہائی پیچیدہ حسابات منٹوں میں حل کرتے۔

سانحہ وفات کے دن آپ چار بجے تک دفتر میں مصروف رہے۔ اسی روز حضرت مہتمم صاحب مدظلہ' نے چند علماء مدعو کئے تھے آپ نے ان کے لئے ضیافت کا بندوبست کیا اور پھر حضرت مہتمم صاحب مدظلہ' سے رسیدوں پر دستخط لئے۔ جب ان تمام امور سے فارغ ہوئے تو اپنی حافظہ بچی کو لیکر پشاور چلے گئے' کیونکہ وہاں پر آپ کی بچی مدرسہ البنات میں قرآن پاک پڑھاتی ہیں۔ پشاور میں اپنے بھتیجے مولانا غلام رسول حقانی کے گھر میں داخل ہوئے۔ تو سیڑھیوں کے پاس ہی آپ پر دل کا دورہ پڑا۔ ابتدائی طبی امداد پہنچائی گئی۔ مگر ڈاکٹروں نے مشورہ دیا کہ ان کو ہسپتال لے جائیں۔ ہسپتال جاتے ہوئے راستہ ہی میں آپ نے جان جان آفرین کے سپرد کر دی۔ مرحوم انتہائی علم دوست اور علم پرور انسان تھے۔ آپ نے اپنے بچوں' بچیوں بھتیجوں اور بھانجوں کو حصول علم کیلئے وقف کر دیا تھا۔ اور یہ انکی محنت کا ثمر ہے کہ انکے بچے علماء فضلاء اور حفاظ و قراء ہیں۔

وفات سے ایک روز قبل فرمایا کہ کاش میری اتنی استطاعت ہوتی کہ بغیر تنخواہ کے